روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ جمعرات ۱۹ صفر ۱۴۱۰ھ، ۲۱ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۲۱ ستمبر ۱۹۸۹ء نمبر ۲۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیسٹوں میں تربیتی پروگرام بھرنے کا طریق

"میں ساری دنیا کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ کیسٹس میں تعلیمی اور تربیتی پروگرام اس طرح بھریں کہ جیسے اس سے بالکل چھوٹے بچے اور ان پڑھ کو کوئی چیز سکھائی جارہی ہو ..... تاکہ ساتھ ساتھ بات یاد ہوتی چلی جائے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں۔ اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصل معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرینِ دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک بُرا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصۂ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں۔ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۲۰-۴۱۵)

"زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت کے اظلال و آثار ہیں بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کر سکتی ہے۔ انسان بھی کیا عجیب شئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و وفا میں ترقی کرے تو نورٌ علیٰ نور۔ ورنہ اگر ظلمت میں گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقویٰ کا اس کے قول و فعل و اخلاق میں باقی نہیں رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۷)

قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکرم سید تبشیر شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کافی عرصہ سے گردہ و دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔

- مکرم فیض احمد صاحب ظفر کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے بیماری بہت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ ٹیسٹ کروائے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔
- مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب بندیشہ امیر جماعت ضلع خانیوال کی اہلیہ صاحبہ مغربی جرمنی میں علاج کے بعد واپس آگئی ہیں۔ انہیں ابھی کمزوری بہت ہے
- محترمہ شانزیہ ارشد صاحبہ رکوٹ عبدالمالک کی والدہ محترمہ کے پیٹ میں رسولی ہے جسے ڈاکٹروں نے بذریعہ اپریشن نکالنے کا مشورہ دیا ہے۔
- مکرم چوہدری غلام محمد پرویز صاحب آف مغل پورہ لاہور جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔
- مکرم مرزا محمد حسین صاحب کو شدید کمر درد کی تکلیف ہے۔ نیوی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

چندہ تحریک جدید

عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ جماعت کے چندہ تحریک جدید کی سو فی صد وصولی عمل میں لائیں اور اسے جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ اس کارِ خیر میں مزید تاخیر کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

(وکیل المال اوّل)

وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزّہ ہیں وہ اسکی وحی کی جگہ ہیں

(کشف الغطاء صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ تبوک ۱۳۶۸ ہش   ۲۱ ستمبر ۱۹۸۹ء

سلطان القلم کے سپاہی

ہم سلطان القلم کے سپاہی ہیں۔ اور اس "ہم" میں ہر احمدی شامل ہے۔ مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا بڑا۔ اور اس ناطے سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم حضرت اقدس کی تحریروں کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور ان سے ہر رنگ میں فائدہ حاصل کریں۔ حضرت اقدس نے خود فرمایا ہے کہ حضور کی تصانیف کو بار بار پڑھا جائے۔ ہم اس سے پہلے بھی اس امر کی طرف توجہ دلا چکے ہیں کہ یہ تصانیف کس طرح پڑھی جائیں۔ بڑے تو از خود پڑھ سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں اور ان پر عمل کر سکتے ہیں لیکن چھوٹے نہ خود پڑھ سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں ان کے علاوہ بہت سے دوست اور بہنیں ایسی بھی ہیں جو پڑھ نہیں سکتیں۔ اس کے پیشِ نظر اگر یہ کہا جائے کہ بڑوں کا۔ یا انکا جو پڑھ سکتے ہیں یہ فرض بنتا ہے کہ وہ دوسروں کو سنائیں۔ گھر میں اجتماعی مطالعہ کیا جائے چاہے روزانہ چند سطریں ہی پڑھی جائیں جس طرح گھروں میں سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں یہ روحانی مائدہ بھی اسی طرح استعمال میں لایا جائے۔ بلکہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ باری باری پڑھیں۔ کبھی باپ۔ کبھی ماں۔ کبھی بڑا بھائی کبھی بڑی بہن۔ ماحول بھی خوشگوار ہو جائے گا۔ حضرت اقدس کی تصانیف بھی پڑھی جائیں گی اور یہ بات سعادت کا باعث بھی ہو گی۔

سلطان القلم کے سپاہی ہونے کا یہ مطلب بھی ہے کہ ہم قلم کا استعمال کریں۔ لکھیں اور لکھتے ہی چلے جائیں۔ یہ ضروری نہیں کہ پہلی تحریر ہی کوئی اچھی طرزِ نگارش کی نمائندہ ہو۔ لیکن کہتے ہیں کہ مشق انسان کو ماہر بنا دیتی ہے۔ ہم بھی مشق کریں اور ماہر بن جائیں۔ حال ہی میں سیدنا حضرت امام جماعت نے بھی جماعت کے نوجوانوں کو صحافت کی طرف توجہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ لکھنے میں ماہر ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور گزارش بھی کرنا ضروری ہے کہ جو دوست ہمیں یہ لکھتے ہیں کہ پہلی کوشش ہے۔ ٹوٹی پھوٹی ہے۔ الفضل میں ضرور شائع کر دیں۔ انکی خدمت میں گزارش ہے کہ کیا آپ یہ چاہیں گے کہ الفضل میں ٹوٹی پھوٹی عبارتیں شائع کی جایا کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ہرگز ایسا نہیں چاہیں گے۔ پس لکھئے اور لکھتے رہیئے اور یہ بات اخبارات وجرائد کے مدیران پر چھوڑ دیجئے کہ وہ کب آپ کی کسی تحریر کو شاملِ اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ ہر مدیر کی یہ خواہش ہے یا ہونی چاہیئے کہ اس کے پرچے میں وہی چیز چھپے جو اس کے پرچے کے معیار پر پوری اترے۔ بہر حال لکھیں اور ضرور لکھیں۔

ذلّت کی زندگی کو بھی کہتے ہو زندگی
مرجائیے کیوں نہ آدمی چُلّو میں ڈوب کر
کچھ سانس ہیں تو عزّت واکرام بھی ملے
ورنہ ہر ایک بات ہے بے جان وبے اثر

ــــ ابوالاقبال ــــ

یہی بہت ہے دلِ حزیں بزمِ ناز میں باریاب ہو گا

یہی بہت ہے دلِ حزیں بزمِ ناز میں باریاب ہو گا
پھر اسکے بعد اس سے کیا غرض ہے ثواب ہو گا عذاب ہو گا

زمانہ آتا ہے پھر کہ اقدارِ زر سے بیزار ہو گی دُنیا
حصارِ تقوٰی میں رہنے والا غریب عزّت مآب ہو گا

جہانِ فکر وعمل میں من مانیاں ہمیشہ نہ ہو سکیں گی
یہاں بھی یومِ حساب آئے گا آپ کا احتساب ہو گا

چُھپا سکو گے نہ اپنے جور وجفا کو تاریخ کی نظر سے
تمہارے اوراقِ ماضی میں مرا بھی تو ایک باب ہو گا

وہ خون جو بہہ گیا ہے میرا چمن کو رنگِ بہار دیگا
وہ دن بھی آنے کو ہے کہ جب میرا عیب جُو آب آب ہو گا

خلوصِ دل میرا نفرتوں کو محبتوں میں بدل رہا ہے
جو میرے رستہ کی روک بنتا تھا اب مرا ہمرکاب ہو گا

جُنوں میں گستاخ بھی ہے ناہید لیکن اسکی وفا تو دیکھو
کوئی نہ ہو گا جب آستاں پر ترے یہ خانہ خراب ہو گا

عبدالمنان ناہید

الفضل میں کیا کچھ ملتا ہے

- سیّدنا حضرت بانی سلسلہ کے زندگی بخش ملفوظات۔
- سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور خطابات وفرمودات۔
- ایمان افروز تربیتی، اصلاحی وعلمی مضامین اور احمدی شعراء کی نظمیں
- جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں ترقی اور فعال دینی مساعی
- مختلف نیک تحریکات اور مرکزی اداروں کے اعلانات
- اہم خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین سامی / نون سین

جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ

برطانیہ سے شائع ہونے والے احمدیہ بلیٹن کے جولائی اگست ۱۹۸۹ء کے شمارے میں مکرم بشیر الدین احمد صاحب سامی نے جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ آغاز میں انہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الفاظ میں (اردو سے انگریزی میں ترجمہ کر کے) جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد تحریر کئے ہیں اور ان کے بعد موجودہ حضرت امام جماعت مرزا طاہر احمد صاحب کے الفاظ میں جلسہ سالانہ کی غرض بیان کی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ اس جلسے کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ ایسے اقدام سوچے جائیں اور ایسے کاموں کا آغاز کیا جائے جن سے انسانیت کو اپنے آقا خداوند تعالیٰ سے ایک دلی تعلق پیدا ہو جائے۔

سامی صاحب کہتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء میں حضرت بانی سلسلہ نے اپنے پیروکاروں کو دعوت دی کہ وہ قادیان آکر تین روزہ مذہبی اجتماع میں شرکت کریں۔ اس موقع پر ۷۵ افراد نے شرکت کی اور یہ پہلا جلسہ سالانہ کہلایا۔ حضرت اقدس نے اس اجتماع سے خود خطاب فرمایا اور اس میں دین حق کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت فرمائی یہ موقعہ اتنا بابرکت ثابت ہوا کہ آج تک اس موقع کی طرح کے جلسہ سالانہ منعقد ہوتے چلے آرہے ہیں۔

قادیان میں بھی اور پھر ربوہ میں بھی ایسے ہی جلسے دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ ربوہ میں اب تک جو آخری جلسہ منعقد ہوا اس میں شرکت کرنے کیلئے ۳ لاکھ سے بھی کسی قدر زیادہ افراد تشریف لائے۔ یہ جلسہ ۱۹۸۳ء کے دسمبر میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک پاکستان میں تو جلسے پر پابندی ہے۔ لیکن برطانیہ کے جلسوں کی رونق بڑھ گئی ہے جب حضور حضرت امام جماعت احمدیہ برطانیہ تشریف لے گئے تو پہلا جلسہ ۲۵ اور ۲۶ اگست ۱۹۸۴ء کو منعقد کیا گیا۔ یہ برطانیہ کی جماعت کا انیسواں سالانہ جلسہ تھا اور اس موقع پر احمدیہ جماعت کے دو ہزار افراد شرکت کے لئے تشریف لائے۔ یہ جلسہ TOLWORTH RECREATION CENTRE SURREY میں منعقد کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس کا پروگرام تو حضور کی برطانیہ میں تشریف آوری سے پہلے ہی مرتب کر لیا گیا تھا لیکن جماعت کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے اس جلسے کی اختتامی تقریر فرمائی انگلستان کا جلسہ سالانہ جو بیسواں جلسہ تھا وہ ۵۔۶۔۷ اپریل ۱۹۸۵ء کو نئے یورپین سنٹر اسلام آباد۔ سرے میں منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ اس وقت تک کے تمام جلسوں سے (یعنی جو انگلستان میں منعقد کئے گئے تھے) بڑا جلسہ تصور کیا جاتا ہے۔

دراصل حضرت امام جماعت کی موجودگی نے احمدیوں کو دنیا کے تمام حصوں سے شرکت کیلئے وہاں جانے کا جذبہ پیدا کر دیا۔ سات ہزار افراد ۴۸ ملکوں سے اس جلسے میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ باوجودیکہ اس جلسے کے دوران سردی بھی بہت تھی اور بارش بھی ہوتی رہی، تینوں دن جلسے کی حاضری پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ سب لوگ صرف اس بات کے خواہاں تھے کہ وہ جلسہ گاہ میں بیٹھے رہیں اور حضور کے خطاب اور دوسری تقریریں سنتے رہیں۔ اس جلسہ کے دوران حضور انور نے پاکستان حکومت کے احمدیہ جماعت کے متعلق وائٹ پیپر کا مفصل جواب بیان فرمایا۔ جلسے کے بعد عالمی مجلس شوریٰ ۸ اور ۹ اپریل کو اسلام آباد میں منعقد کی گئی۔ ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء کو ایک کیفے رائل، لندن میں ایک پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا جس میں ۲۷ نمائندوں نے شرکت کی اس موقع پر پاکستان میں احمدیوں پر جو مظالم روا رکھے جا رہے ہیں، ان کا بیان اور اس کے علاوہ ظلم کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء کو جو انگلستان کی جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا اس میں سات ہزار احمدی احباب نے شرکت کی۔ اس جلسے میں حضور کے خطابات دس گھنٹے سے زیادہ وقت کے لئے جاری رہے۔

حضور نے فرمایا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے اتنے افراد کا جلسے کے لئے آنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سچائی کی ایک دلیل ہے۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے حضور سے جو یہ فرمایا تھا کہ۔

"میں تیرے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" وہ ان احباب کے ذریعے صاف طور پر پورا ہوا ہے۔ اس جلسے کے بعد بھی ایک عالمی شوریٰ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ شوریٰ ۲۸ اور ۲۹ جولائی کو منعقد کی گئی۔ اس شوریٰ کے علاوہ اس موقع پر بعض اور کانفرنسیں بھی منعقد کی گئیں جن میں مربیان کی کانفرنس۔ ڈاکٹر صاحبان کی کانفرنس۔ آرکیٹکٹ صاحبان کی کانفرنس اور انجینئر صاحبان کی کانفرنس شامل تھیں۔ اسی طرح ایک عالمی احمدیہ ایسوسی ایشن برائے حقوق انسانی بھی منعقد کی گئی۔ بائیسواں جلسہ سالانہ ۳۱ جولائی سے ۲ اگست ۱۹۸۷ء تک منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر حضور انور کی تقاریر ۱۱ گھنٹے سے بھی زیادہ عرصے کے لئے جاری رہیں۔ اس موقع پر جو روٹی پلانٹ لگائی گئی تھی وہ نہایت کامیابی کے ساتھ شرکائے جلسہ کو روٹی مہیا کرتی رہی۔ افریقہ اور عرب سے بھی بہت سے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ نائیجیریا سے دو بادشاہ شرکت کے لئے تشریف لائے اور انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کپڑوں کے ٹکڑے دیئے گئے جس سے یہ بات پوری ہوئی کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت چاہیں گے"

اس سے پہلے ۳۰ جولائی کو پہلی عالمی کانفرنس برائے دعوت الی اللہ منعقد ہوئی۔ دنیا کے مختلف ممالک سے ۳۰ نمائندوں نے اس میں حصہ لیا۔

عالمی شوریٰ جلسے کے بعد ۳ اور ۴ اگست کو منعقد کی گئی۔ اس کے علاوہ جو عالمی کانفرنسیں منعقد کی گئیں ان میں عالمی فورم برائے جشن تشکر اور عالمی آڈٹ کانفرنس اور داعیان الی اللہ کی کانفرنس شامل تھی تیئیسواں جلسہ سالانہ ۲۲ سے ۲۴ جولائی ۱۹۸۸ء تک منعقد کیا گیا۔ حضور کی چھ تقاریر ہوئیں جن میں جمعے کا خطبہ بھی شامل تھا اور اسی طرح عید الاضحی کا خطبہ بھی جو تیسرے دن پڑھا گیا۔

اس کے علاوہ جو عالمی کانفرنسیں ہوئیں۔ ان میں عالمی مجلس شوریٰ ۲۵ اور ۲۶ جولائی اور اسی طرح جشن تشکر کے سلسلے میں اجلاس ہوئے۔

بشیر الدین صاحب سامی کہتے ہیں کہ انگلستان کی احمدیہ جماعت کے اراکین مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان جلسوں کے لئے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا ۱۹۸۴ء میں مولانا عطاء المجیب صاحب راشد جو اس وقت مربی انچارج اور انگلستان کے امیر تھے اور خواجہ رشید الدین قمر جو انچارج تھے، انہوں نے سارے جلسے کی نگرانی کی۔

خواجہ رشید الدین صاحب قمر افسر جلسہ سالانہ تھے ۱۹۸۵ء میں چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں سارے جلسے کے نگران تھے کہ وہی اس وقت وہاں کی جماعت کے امیر تھے۔

چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی اور مولانا عطاء المجیب صاحب راشد افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۸ء تک جلسے کے انعقاد کی ذمہ داری آفتاب احمد خان صاحب پر تھی جو انگلستان کی جماعت کے امیر ہیں۔ ہدایت اللہ بنگوی صاحب اور مولانا عطاء المجیب صاحب راشد افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے۔ یہی ٹیم ۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ میں بھی اپنے فرائض سرانجام دیتی رہی۔ (اب تو ۱۹۸۹ء کا جلسہ سالانہ خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اس موقعہ پر دنیا کے مختلف ممالک سے چودہ ہزار کے قریب اصحاب تشریف لائے ان میں افریقہ کے چیف بھی شامل تھے اور یورپ اور کینیڈا کے بعض وزراء اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی۔

خط تو آپ ہمیں جسطرح چاہیں لکھیں خوبصورت یا شکستہ۔ لیکن اپنا مضمون ضرور ورق کے ایک طرف لکھیں۔ خوبصورت لکھیں اور صفحہ کے ایک طرف تقریباً ایک ڈیڑھ انچ حاشیہ چھوڑ کر۔ یہ بات ہم صرف نو آموز سے نہیں کہہ رہے بلکہ بہت اچھا لکھنے والوں سے بھی یہی گذارش ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ اور جمہوریت

چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ فوج کے افسران اعلیٰ نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جمہوری عمل کی پاسداری کریں گے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر کسی طرح بھی فوجی دخل اندازی کی گئی تو یہ موجودہ مسائل سے بھی بڑھ کر مسائل پر منتج ہو گی۔ وہ ایک بہت طویل پریس کی اطلاعاتی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ خطاب پاکستانی افواج کی سب سے بڑی مشقوں جنکا نام 'ضربِ مومن' رکھا گیا ہے، کے سلسلے میں تھا۔ یہ مشقیں اس سال اکتوبر سے دسمبر تک کی جائیں گی، آرمی چیف نے متعدد پہلوؤں پر کئے گئے سوالات کے جوابات نہایت خوش دلی اور اعتماد کے ساتھ دیئے۔ یہ سوالات ملکی تحفظ، سیاسی امور اور وطن کے استحکام اور فوج کی تنظیم نو سے تعلق رکھتے تھے۔ جنرل بیگ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ ملک میں قائم ہونے والی جمہوریت جو گیارہ سالہ فوجی حکومت کے بعد ملک کو ملی ہے، اسکی پاسداری کریں گے اور اس میں کسی کو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے۔ انہوں نے تحدی کے ساتھ کہا کہ کسی شخص کو جمہوری عمل کی راہ میں روڑا بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ یہ عمل ۲۵، اگست کے افسران بالا کے بیان کے مطابق ہے جو انہوں نے گذشتہ سال بہاولپور کے ہوائی حادثے کے بعد دیا۔ اس حادثے میں جنرل ضیاء الحق اور کئی ملٹری کمانڈر اور دوسرے افراد مارے گئے تھے۔

سوالوں کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بغیر کسی ھچکچاہٹ کے اس بات کا اظہار کیا کہ انہیں اپنی قانونی حیثیت کا پوری طرح علم ہے۔ وہ منتخب حکومت کے ماتحت ہیں۔ اور حکومت جو فیصلے کرے اسکی پابندی کرنا ان کا فرض ہے۔ جبکہ وہ چیف آف آرمی کے عہدے پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں نے یہ تجاویز پیش کی ہیں کہ فوج کو سندھ میں اب مداخلت کرنی چاہئے۔ لیکن ان تجاویز کے لئے ہر وقت ان کا جواب انکار ہی میں رہا ہے اور اب بھی ہے۔ اس قسم کی تجاویز ذاتی طور پر بھی پیش کی گئی ہیں اور ڈھیروں ڈھیر خطوط کے ذریعے بھی۔ بعض سیاسی لوگوں نے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جنرل بیگ نے کہا کہ وہ نہایت خلوص کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کے اپنے طریق ہوتے ہیں۔ اور سوالات کے جواب انکے اندر ہی مل جاتے ہیں دستور میں باقاعدہ ایسی شقیں موجود ہیں جہاں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر ایک حکومت ناکام ہو جائے تو دوسری حکومت برسرِ اقتدار آ سکتی ہے۔ جو لوگ سندھ کے حالات سے پریشان ہیں، جنرل صاحب نے کہا میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انکی پریشانی میں میں بھی شریک ہوں لیکن ان حالات اور ان سے پیدا ہونیوالے مسائل کے حل لوگوں کو خود تلاش کرنے چاہئیں۔ البتہ اگر حکومت فوج سے امن کے قیام کے سلسلے میں مدد طلب کرے تو وہ نہایت خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ یہ احکام ماننے کے لئے تیار ہونگے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ فوج امن قائم کر سکتی ہے اور یہ صرف چند دنوں کا معاملہ ہے لیکن اس سلسلے میں انہوں نے پھر یہ بات دہرائی کہ حقیقی طور پر ان مسائل کا حل سویلین حکومت کا کام ہے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اسلام آباد سے ایک برطانوی اخبار کے نمائندے نے یہ خبر بھیجی تھی کہ فوج نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی ہے اور کئی میجر جنرل اور دوسرے افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جنرل صاحب نے نہایت سختی سے اسکی تردید کی اور انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال کے اگست سے لیکر اب تک فوج جمہوریت کے قیام اور استحکام میں کوشاں رہی ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی تردید کی کہ موجودہ حکومت کو کمزور کرنے کے لئے کوئی سازش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی ممالک کے پریس نے ایک سازش کے ماتحت یہ باتیں کہنی شروع کی ہیں۔ انہوں نے تو یہاں تک بھی کہا ہے کہ جنرل ضیاء الحق کے حادثے میں میں بھی ملوّث ہوں۔ ان ساری رپورٹوں کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوج کے اس فیصلے پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھا دیا جائے۔ کہ اب فوج مارشل لاء کے تسلسل کے حق میں نہیں ہے۔ فوج نے جو یہ فیصلہ کیا تھا کہ دستور کے مطابق جمہوریت قائم ہونی چاہئے۔ اُسکو لوگوں کے ذہن سے محو کرنے کے لئے یہ سازش کی گئی ہے۔

جنرل بیگ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہیں بعض اوقات بعض باتوں کے متعلق ایسے بیانات دینا پڑے جو کسی حد تک سیاست سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسا ہرگز کرنا نہیں چاہتے لیکن انہیں معلوم ہے کہ فی الحال پاکستان میں جمہوریت کی جڑیں مضبوطی سے قائم نہیں ہوئیں اور وہ نہیں چاہتے کہ جمہوریت کو جڑوں سے اکھاڑ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بعض اجلاس جو انہوں نے بلائے جن میں سیاسی رہنماؤں کی شرکت بھی ہوئی وہ بھی اسی غرض سے بلائے گئے تھے کہ جمہوریت کو استحکام کا موقعہ دیا جائے کہ باوجود اس کے کہ پاکستان میں تین مارشل لاء لگے۔ فوج نے اپنی استعدادوں کو کسی طرح بھی کم نہیں ہونے دیا۔ اگرچہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف جب مارشل لاء کی حکومت کے کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو انہیں فوج کے اصل فرائض جو بحیثیت فوجی کمانڈر کے ادا کرتے ہوتے ہیں۔ ان پر اثر پڑتا ہے۔

جنرل اسلم بیگ نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں فوجی حکومتوں کے احکام پر ملوث ہونے پر تنقید کی اور انہوں نے کہا کہ اگر ان جنگوں کا گہرائی میں جا کر مطالعہ کیا جائے اور انکے نتائج پر غور کیا جائے تو پتہ چلیگا کہ کس طرح یہ جنگیں نہیں لڑی جانی چاہئیں تھیں۔ ان جنگوں سے اس بات کا صاف طور پر پتہ چل گیا کہ پاکستان ان کے لئے کسی صورت میں بھی تیار نہیں تھا۔

اس اطلاعاتی پریس کانفرنس کے آغاز ہی میں جنرل بیگ نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگرچہ وہ آئندہ ہونے والی فوجی مشقوں کے متعلق سوالات کے جواب دیں گے۔ لیکن ان کے علاوہ دیگر قومی مسائل کے متعلق بھی ان سے سوال کئے جا سکتے ہیں لیکن کسی بھی خصوصی سیاسی مسئلے پر وہ کسی قسم کا تبصرہ نہیں کریں گے۔ جب ان سے جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

* . . . . . . *

تحریک جدید میں مدِّ نظر امور

"(دعوت الی اللہ) اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۳۸ء "الفضل" جلد ۲۷۱/۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخرالحق شمس
ربوہ

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب

مشہور ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ لیکن کہنے والے کہتے ہیں کہ تاریخ اس لئے اپنے آپ کو دہراتی ہے کہ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا اور صحیح سلوک نہیں کرتا۔ واقعی درست بات ہے کہ آج کا انسان تاریخ سے صحیح سلوک نہیں کرتا جن تاریخی واقعات کو چاہتا ہے تاریخ سے حذف کر دیتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ واقعات تاریخ کے اوراق سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹ گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ خیال صرف ایک طفل تسلی کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ جس شخصیت کے واقعات کو تاریخ سے حذف کر رہا ہے اس شخصیت نے کس محنت وجانفشانی سے وہ کارنامے انجام دیئے۔ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاتی ہے۔ لیکن جنہوں نے وہ واقعات اور کارنامے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوں وہ کس طرح اپنی یادداشت بھلا سکتے ہیں۔ کس طرح اپنے آپ کو دھوکا دے سکتے ہیں اور ان کارناموں اوراق قربانیوں کو تاریخ سے نکال سکتے ہیں۔

جی ہاں! کچھ اسی قسم کا سلوک پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ، عالمی عدالت انصاف کے صدر، جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کے صدر اور قائداعظم کے ساتھی حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے واقعات سے ہو رہا ہے۔ ان کی قومی اور ملی خدمات کا باب تاریخ کے صفحات سے ایسے غائب کر دیا گیا ہے جیسے وہ واقعات سرے سے ظہور پذیر ہی نہ ہوئے ہوں۔ یہ تو ان سے پوچھئے جنہوں نے آپ کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہو یا آپ کے صحیح حالات پڑھے ہوں کہ کیسے حضرت چوہدری صاحب نے قربانیوں سے آزادی کی جنگ لڑی۔ جن کی خدمات کا اعتراف قائداعظم نے کیا اور ان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا۔

الغرض تاریخ اس آزادی کے سپاہی کو کس طرح بھلا سکتی ہے۔ وطن کی وہ مٹی کس طرح اس بطل جلیل کو فراموش کر سکتی ہے جس نے الگ وطن حاصل کرنے کے لئے دن رات محنت کی۔

اب ہم آپ کی قومی و ملی خدمات کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش کرتے ہیں:۔

قومی و ملی خدمات کا مختصر خاکہ

- ولادت: ۶ فروری ۱۸۹۳ء بمقام سیالکوٹ۔
- ابتدائی تعلیم: امریکن مشن سکول سیالکوٹ۔
- پہلا سفر انگلستان بغرض تعلیم: اگست ۱۹۱۱ء تا نومبر ۱۹۱۴ء
- لاہور سے قانونی زندگی کا آغاز: اگست ۱۹۱۶ء تا ۱۹۳۵ء
- رسالہ "انڈین کیسز" کی ادارت: از ۱۹۱۶ء تا ۱۹۳۶ء
- لاء کالج لاہور میں لیکچرار: ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۴ء۔
- ڈیوک آف ونڈسر شہزادہ ویلز کو "تحفہ شہزادہ ویلز" کا تحفہ دینے والے وفد لاہور میں: فروری ۱۹۲۲ء۔
- آل پارٹیز کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ وفد کے ساتھ شرکت: ۱۹۲۴ء
- ممبر پنجاب قانون ساز کونسل: ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۵ء۔
- اخبار "مسلم آؤٹ لک" کے مقدمہ توہین عدالت کی مسلمانان پنجاب کے وکلاء کی طرف سے بطور نمائندہ وکالت اور ناموس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار دفاع۔ جس پر مولانا ظفر علی خان فرط جوش میں آبدیدہ ہوگئے اور آپ کا ہاتھ چوم کر آپ کو گلے لگا لیا: ۱۹۲۶ء۔
- آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی کی صدارت اور مسلمانان ہند کے حقوق کی زبردست وکالت بذریعہ خطبۂ صدارت: دسمبر ۱۹۳۱ء۔
- گول میز کانفرنسوں میں شرکت ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۱ء، ۱۹۳۲ء
- انڈین پارلیمنٹری اصلاحات کمیٹی میں نمائندگی: ۱۹۳۳ء۔
- شکاگو کا پہلا سفر اور ورلڈ فیتھ کانگرس میں شمولیت: ۱۹۳۳ء۔
- وائسرائے ہند ارل آف ولنگڈن کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرنا۔
- وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کی حیثیت سے باشندگان ہند خصوصاً مسلمانوں کے مفادات کے لئے بے لوث خدمت: ۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۱ء
- ہندوستان کے وزیر ریلوے: مئی ۱۹۳۵ء۔
- دوسری جنگ عظیم میں آپ کو محکمہ سپلائی کا انچارج مقرر کیا گیا: ۱۹۳۹ء
- لیگ آف نیشنز میں ہندوستان کی نمائندگی: ۱۹۳۹ء
- آل انڈیا ریڈیو سے تقریر بعنوان "FOUNDATION FOR A NEW WORLD" (نئی دنیا کی تعمیر): ۱۹۴۱ء۔
- جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا: ستمبر ۱۹۴۱ء تا جون ۱۹۴۷ء
- حکومت ہند کی طرف سے ایجنٹ جنرل برائے چین۔ ۱۹۴۲ء
- کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں سرکاری نمائندہ ہونے کے باوجود ہندوستان کی آزادی کے حق میں پرشوکت تقریر: ۱۹۴۵ء
- دہلی میں ایشیائی کانفرنس اور انڈونیشیا ملایا، مصر، ایران اور افغانستان کے نمائندگان کے اعزاز میں آپ کی پارٹی: اپریل ۱۹۴۷ء
- قائداعظم کے فرمان پر ریڈ کلف ایوارڈ میں مسلمانوں کی طرف سے فاضلانہ اور مدلل بحث: جولائی ۱۹۴۷ء۔
- آئینی مشیر نواب بھوپال: جون تا دسمبر ۱۹۴۷ء
- قائداعظم کی طرف سے آپ کا پہلا وزیر خارجہ پاکستان مقرر ہونا ۲۵ دسمبر ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۴ء
- برما کی تقریب جشن آزادی میں پاکستان کی طرف سے شرکت: جنوری ۱۹۴۸ء۔
- سیکیورٹی کونسل میں پاکستان کی فقیدالمثال نمائندگی اور مسئلہ کشمیر کے علاوہ لیبیا، اٹالین صومالی لینڈ، اریٹیریا سومالیہ، سوڈان، تیونس، مراکش اور انڈونیشیا کی آزادی کے حق میں سرفروشانہ اور مجاہدانہ جدوجہد: ۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۴ء
- سینٹو کانفرنس منیلا میں پاکستان کی نمائندگی: ستمبر ۱۹۵۴ء
- انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج کی حیثیت سے آپ کی خدمات: ۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۱ء
- نیویارک میں فاضلانہ لیکچر جس میں بتایا کہ قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے: ۲۶ مارچ ۱۹۵۷ء
- ورلڈ کانگرس آف فیتھس ایسوسی ایشن ہالینڈ کے زیر اہتمام قرآن کی حقانیت پر لیکچر: نومبر ۱۹۵۷ء
- نائب صدر عالمی عدالت انصاف (ہالینڈ، سویڈن، جنوب مغربی افریقہ اور پرتگال وغیرہ کے متنازعہ امور کا فیصلہ: ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء
- امریکی ادارہ کی خواہش پر مندرجہ ذیل کتاب کی تصنیف "ISLAM-ITS MEANING FOR MODREN MAN" ۱۹۶۰ء۔
- اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب: ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۴ء
- صدر کینیڈی سے دوران ملاقات قضیۂ کشمیر کا ذکر: ۱۹۶۲ء
- صدر جنرل اسمبلی اقوام متحدہ: ۱۹۶۲ء ۱۹۶۳ء
- سفر روس، ماسکو، تاشقند اور سمرقند کی سیاحت مسٹر خروشچیف اور مفتی ضیاء الدین بابا خانوف سے ملاقات: ۱۹۶۳ء
- جزائر فجی میں علمی لیکچر: نومبر ۱۹۶۵ء
- انگریزی ترجمہ قرآن مجید: ۱۹۷۰ء
- صدر عالمی عدالت انصاف: ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۳ء
- ہیگ میں پندرہ سالہ قیام کے بعد انگلستان میں قیام: فروری ۱۹۷۳ء تا ۱۹۸۳ء
- وفات: یکم ستمبر ۱۹۸۵ء

محترم جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کا خراج عقیدت

علامہ اقبال کے صاحبزادے ڈاکٹر جاوید اقبال ایک انٹرویو میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:۔

"چوہدری صاحب اپنے زمانے کے ایک بہت ہی اہم وکیل تھے اور اسی طرح وہ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج بھی رہے۔ اس حیثیت سے بھی ان کا اپنا مقام تھا۔ عالمی عدالت کے جج بھی رہے ......

عالمی عدالت کے جج کی حیثیت سے ان کے دوسری دفعہ انتخاب کے وقت میں وہیں تھا اور ہم نے ان کے حق میں مہم چلائی پھر وہ دور آیا جب انہوں نے جنرل اسمبلی کے سربراہ کی حیثیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کیا۔ اس وقت بھی ہم نے ان کے حق میں لابنگ کی۔۔۔۔
جب وہ پاکستان کے وزیر خارجہ بنے تو اس حیثیت سے ان کی خدمات اپنی جگہ پر ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔
چوہدری صاحب بڑے با اخلاق اور اصول کے پکے تھے اور ان کے اصول اس قسم کے تھے کہ مثلاً طوفان ہو، آندھی ہو، بارش ہو، کسی بھی قسم کا موسم ہو وہ صبح کی سیر ضرور کرتے تھے اور سیر کرتے ہوئے اتنی تیز چلتے تھے کہ اگر میں ان کے ساتھ ہوتا تو ان کے ساتھ قدم ملانا مشکل ہو جاتا۔"
(ماہنامہ خالد دسمبر ۱۹۸۵ء جنوری ۱۹۸۶ء)

سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ارضِ مقدس میں: ۱۹۴۵ء

جسٹس سر ظفر اللہ خان صاحب کو ہندوستان کے رہنے والوں کے حقوق کے متعلق سب حالات کا علم تھا۔ لیکن ارضِ مقدس (فلسطین) کے متعلق آپ کو زیادہ گہری معلومات کی ضرورت تھی۔ اس لئے آپ نے اکتوبر ۱۹۴۵ء میں امریکہ و انگلستان میں اپنے مفوضہ فرائض ادا کرنے کے بعد مناسب سمجھا کہ آپ ارضِ مقدس میں خود تشریف لائیں اور قریب سے نہایت ضروری جملہ معلومات حاصل کریں۔

ارضِ مقدسہ میں آپ کے شب و روز کیسے گذرے اس کی رپورٹ فلسطین کے اخبارات میں پیش کی گئی اور تبصرے شائع ہوئے۔

فلسطین سے ان ایام میں تین روزانہ اخبارات (دو عربی ۱۔ الدفاع (ایڈیٹر مسلمان عرب) ۲۔ فلسطین (ایڈیٹر عرب عیسائی) اور ۳۔ یروشلم پوسٹ (ایڈیٹر انگریز یہودی) شائع ہوتے تھے۔ ان تینوں میں آپ کے متعلق روزانہ خبریں شائع ہوتی رہیں۔ اور مڈل ایسٹ براڈ کاسٹنگ سٹیشن (واقع فلسطین) سے بھی روزانہ (صبح، دوپہر، شام) آپ کا تذکرہ نشر ہوتا رہا۔

یہاں ہم ارضِ مقدس کے تین عربی اخبارات میں سے صرف ایک رپورٹ بطور نمونہ ترجمہ کر کے پیش کرتے ہیں۔

روزنامہ (الدفاع (یافا) نے لکھا:۔

ہندوستانی۔۔۔۔ لیڈر فلسطین کے متعلق کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔!

"حیفا۔ از نامہ نگار خصوصی الدفاع۔ حیفا میں ہندوستانی لیڈر سر ظفر اللہ خاں احمدی جنہوں نے ۱۹۳۷ء میں برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز میں اپنے مشہور خطاب میں بڑی تفصیل سے بیان کیا تھا کہ:۔

"فلسطین کو تقسیم کرنا ساری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو ایک ایسا زخم لگائے گا جو کبھی مندمل نہیں ہوگا۔"

اور آپ اس ہندوستانی وفد کے لیڈر ہیں، جو سلطنت برطانیہ کی کانفرنس میں شرکت کے لئے ہندوستان سے لندن بھیجا گیا۔۔۔۔۔۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں آپ سے ملاقات کرنے کا موقع دیا گیا ہے تاکہ ہم آپ سے ان کوششوں کے متعلق معلومات حاصل کرسکیں جو مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ آپ نے ہماری درخواست کو منظور فرمایا اور فرمایا کہ:۔

"میں لندن میں چار ماہ ٹھہرا ہوں، وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز دمشق پہنچا۔ چند دن وہاں ٹھہرا اور وہاں کے بعض چیدہ چیدہ عرب لیڈروں سے ملاقات ہوئی ہے۔ حیفا میں دو دن جماعت احمدیہ کا مہمان رہوں گا۔ پھر بیت المقدس جاؤں گا۔ اور وہاں چند دن ٹھہروں گا تا فلسطین کی حالت خود دیکھ سکوں اور صیہونی جو پراپیگنڈہ انگلستان میں کر رہے ہیں۔ اس کی حقیقت بھی معلوم کرسکوں۔ اس کے بعد میں بیت المقدس سے بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ جاؤں گا اور وہاں سے اپنے ہیڈ کوارٹر دہلی (ہندوستان)۔"

آپ سے حیفا کے سرکردہ احباب کے ایک وفد نے بھی ملاقات کی۔ جس میں جناب فرید السعد، کامل عبدالرحمٰن، یوسف صیہون، حنا نقارۃ، فؤاد الطباع اور الحاج حسین القرق بھی شامل تھے۔"

(روزنامہ الدفاع (یافا) ۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

الغرض اس شخصیت کے بارے میں جتنا بھی مطالعہ کیا جائے نئے سے نیا باب کھلتا چلا جاتا ہے اور محمد ظفر اللہ خان

قریباً ایک صدی پر پھیلی ہوئی تاریخ اور اپنی ذات میں ایک انجمن کا نام ہے۔ وہ ایک ایسا وجود تھے جس کے اندر بہت سی شخصیتیں اکٹھی ہو گئی تھیں۔ وہ ایک ایسی بلند و بالا شخصیت تھے جس نے زندگی کے بہت سے میدانوں میں ید طولیٰ حاصل کیا اور دین و دنیا دونوں میں اعلیٰ مناصب حاصل کئے

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو اور وہ اپنی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل فرمائے۔ عملی زندگی میں آپ جو کچھ بھی کریں اس میں اللہ تعالیٰ آپکو نمایاں اور بابرکت کامیابیاں عطا کرے۔ اور آپ کو احمدیت کی بھرپور خدمت کا موقعہ دے۔ اور ساری دنیا کے لئے آپ مفید ثابت ہوں۔

اگر آپ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہیں تو آپ نے برطانیہ کی جماعت کے جلسہ سالانہ پر حضور کی تقاریر کے خلاصے ضرور پڑھ لئے ہونگے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اختصار کے ساتھ ایک دفعہ پھر آپکو حضور کی ان تقاریر کے متعلق اور جلسے کے متعلق عمومی رنگ میں کچھ نہ کچھ بتائیں۔

جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا یہ جلسہ گیارہ اگست کو شروع ہوا۔ اور ۱۳، اگست کو اختتام پذیر (ختم) ہوا۔ ۱۱، اگست کو جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے پہلے حضور انور نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ اس خطبے میں حضور نے تقویٰ کے متعلق فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ جس بات کا بھی کوئی تعلق ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور خالص توحید ہی سے نکلتی ہے۔ جب تک انسان خدا تعالیٰ کو ایک اور ہر بات پر قدرت رکھنے والا نہ مانے اسکے دل میں صحیح تقویٰ نہیں پیدا ہو سکتا۔ اسی لئے حضور نے فرمایا کہ جماعت کے سامنے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے جسکے آگے وہ سر جھکاتی ہے ہر غیر اللہ کے سامنے سر جھکانے سے احمدیہ جماعت انکار کر چکی ہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نقش کو اپنے دل پر جمانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پوری طرح سمجھیں۔ اور اسکی پیروی کریں جسطرح خدا ایک ہے اسی طرح دنیا کو اُمّت واحدہ بنانے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کو امت واحدہ بنانے کے لئے ہمیں اپنے دل سے نقشِ دوئی کو مٹانا ہوگا۔ یعنی صرف اور صرف ایک خدا کی ذات کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا۔

جہاں تک توحید کا تعلق ہے یعنی خدا تعالیٰ کو ایک ماننے کا حضور نے فرمایا:

توحید سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہم یہ دعویٰ کریں کہ خدا ایک ہے بلکہ جب تک قلب پر نقش توحید ثبت نہ ہو جائے اس وقت تک زبان سے توحید کا دعویٰ کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

نماز جمعہ کے تقریباً ایک گھنٹے بعد حضور جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لائے۔ جہاں ۱۲۰، ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ حضور نے نعروں کی گونج میں لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی اور اس کے بعد حضور کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔

حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ احمدیت کو نئی عزت کے آسمان مل رہے ہیں اور جماعت کو یقین دلایا کہ ان پر خدا کی رحمتیں گھنگھور گھٹاؤں کی طرح برسیں گی۔

حضور انور نے پاکستان کا ذکر کرتے فرمایا:۔

"دنیا کے سامنے ہم ان حالات کو حتی المقدور بیان تو کرتے ہیں لیکن ہمارا بھروسہ دنیا پر نہیں ہے بلکہ ہمارا توکل خدا پر ہے اور میں اللہ کے حضور اپنے رنج اور غم کی فریاد کرتا ہوں۔ وہ نہ صرف پاکستان کے احمدیوں پر نگاہ رکھتا ہے۔ بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں پر اسکی نگاہ ہے۔ اور وہ کسی وقت بھی حالات بدل سکتا ہے۔

حضور نے اس موقع پر کسی قدر تفصیل کے ساتھ پاکستان میں احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں۔ ان کو بیان فرمایا اس کے علاوہ حضور نے فرمایا کہ یہ دنیا سیاست کی دنیا ہے مذہب کی نہیں ہے چنانچہ ان بھیانک واقعات کے پیچھے بھی سیاست

ہی کار فرما ہے۔ ان کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں اگر پاکستان میں دین حق کی سچی ہمدردی ہوتی تو کسی ملاں کے دل میں ہی وہاں پھیلنے والے جرائم کا خیال آتا۔ اور وہ خدا کا خوف کرتا۔ حضور نے اپنے دوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو بہت بڑی عزت دے رہا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا نام غیر مسلم دنیا میں بھی بڑی عزت اور شان کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں حضور نے بعض کینیڈین پارلیمنٹ کے ممبران کے صداقتِ احمدیت کے بارے میں اعتراف کا ذکر فرمایا متعدد ممالک سے تشریف لانے والے معزز وزراء اور ممبرانِ پارلیمنٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

میرے علم کے مطابق آج تک دنیا کی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ہوا کہ ایسی مذہبی جماعت کے جلسے میں جس کا اپنا کوئی ملک نہ ہو بعض عظیم سیاسی ممالک اپنے عظیم نمائندے بھجیں۔ یہ ملکوں کا ایک عظیم احسان ہے لیکن یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان بھی ہے پاکستان کے متعلق حضور نے دنیا بھر کے احمدیوں کو دعا کرنے کی تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو دوراہے پر صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔

دوسرے دن حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ احمدیت کی ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز صورت پیدا ہو چکی ہے۔ حضور نے اپنے دوروں کا ذکر فرماتے ہوئے جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ جوبلی کے سال میں ایک لاکھ سے زیادہ بیعتوں کا امکان ہے افریقہ کی حکومتوں میں پائی جانے والی انسانیت اور شرافت کے متعلق فرمایا کہ یہ قابل داد ہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے افریقہ اور ہندوستان کی مدد کے لئے پانچ کروڑ روپے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے اگلی صدی میں دنیا کی خدمت کے لئے وقفِ نو کی جو تحریک فرمائی تھی، اس کے متعلق فرمایا کہ اب تک دو ہزار چھ سو اکہتر بچے اس میں شامل ہو چکے ہیں۔

دعوت الی اللہ کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ مالی کے علاقے میں۔ ۱۳۰۸ سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ انگولا کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ وہاں کے ٹی وی افسران کو گذشتہ جلسہ سالانہ کی ویڈیو اس قدر پسند آئی کہ انہوں نے اسے بار بار دکھایا۔ تیسرے اور جلسے کے آخری دن کے خطاب میں حضور نے اپنے دوروں کے سلسلے میں فرمایا کہ افریقہ کے تقریباً ہر ملک میں سربراہان حکومت نے میرے ساتھ انتہائی حسن و احسان کا سلوک کیا۔ بڑی توجہ سے میرے مشوروں کو سنا اور بعد ازاں مستقل تعلق بھی پیدا کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میرے لئے یہ ایک بہت ہی عجیب تجربہ تھا۔

ایک ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والوں کے ساتھ یکجان ہوتا ہوا محسوس ہوا ہے۔ اور تمام جغرافیائی حدیں مٹتی ہوئی دکھائی دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج احمدیت کو ساری دنیا میں احسان اور عزت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے۔ انٹاریو، کینیڈا کی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ آپ کا جوبلی پیغام ایک عالمی پیغام ہے جو ہر قسم کے ظلم اور سفاکی کی نفی کرتا ہے۔ گوئٹے مالا کے سیکورٹی چیف اور ان کے پانچ ساتھیوں کی بیعت کا بھی حضور نے ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیجے ہوئے تھے۔ جو دلوں میں تبدیلی پیدا کر رہے تھے

یہ خطاب زیادہ تر حضور کے دوروں کی تفصیل پر مشتمل تھا۔ آخر پر حضور نے لمبی اور پرسوز دعا کروائی اور یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیفی)

خبروں کا پس منظر

انشورنس

انشورنس کی تربیت حاصل کرنے والوں کو سرٹیفکیٹ دیئے جانے کی ایک تقریب پر فیڈرل کامرس سیکرٹری سعید احمد قریشی نے کہا کہ اگرچہ انشورنس کمپنیاں اس وقت خاصا اچھا کام کر رہی ہیں، ان کا خیال ہے کہ انہیں اپنا دائرہ کارکردگی مزید وسیع کرنا چاہیئے، فصلوں اور صحت اور ایسے ہی دیگر سوشل معاشی مسائل کے سلسلے میں بھی انشورنس کو آگے آنا چاہیئے۔ جہاں تک انشورنس کی تربیت کا سوال ہے، آپ نے کہا کہ گذشتہ ۱۶ سال میں ۱۱ افراد فی سال کے حساب سے تربیت دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔ اگر تربیت دینے کی رفتار یہی رہی تو ایک بہت لمبے عرصے کے بعد ہم اپنی ضرورت کو پورا کر سکیں گے۔ انہوں نے اس بات کیطرف بھی توجہ دلائی کہ انشورنس کی مختلف ضروریات کے مطابق تربیت بھی مختلف شعبوں کے متعلق دی جانی چاہیئے اور اس بات کا وعدہ کیا کہ اگر اس سلسلے میں وہ کوئی تجاویز پیش کریں گے، تو ان پر نہایت ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے مسٹر ایم جی حسن چیئرمین پاکستان انشورنس کارپوریشن نے اس ترقی کی تفصیل بیان کی جو گذشتہ چند سالوں میں انشورنس نے حاصل کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت ۵۱، انشورنس کمپنیاں پاکستان میں کام کر رہی ہیں۔ جبکہ ۱۹۵۲ء میں صرف ۷، انشورنس کمپنیاں تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ پریمئیم اب بہت زیادہ ہوگیا ہے، لیکن اگر آج سے ۳۰ سال پہلے کے وقتوں سے مقابلہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ آج خطرات بھی بہت زیادہ ہیں اور ان کا دائرہ بھی بہت وسیع ہو چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

اعلان نکاح

مکرم افتخار احمد صاحب ابن محمد الیاس خان صاحب آف ٹوپی حال حلقہ مغل آباد ڈھوک چوہدریاں ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی کا نکاح محترمہ جمیلہ شاہین صاحبہ بنت صاحبزادہ عزیز الرحمن صاحب آف بازید خیل ضلع پشاور کے ساتھ مکرم سید احمد حسن بخاری صاحب نے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔ بیت الذکر گل بادشاہ جی پشاور شہر میں مورخہ ۸، ستمبر ۱۹۸۹ء کو بروز جمعہ پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

ولادت

مکرم مسعود احمد صاحب خالد ابن مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد (ناظر مال۔ آمد) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۳، ستمبر ۱۹۸۹ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود جس کا نام ادریس خالد رکھا گیا ہے۔ "وقفِ نو" کے مجاہدوں میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور درازی عمر سے نوازے۔

گمشدہ نقدی

مکرم مسعود احمد صاحب پاشا کی کچھ رقم ۱۳، ستمبر بروز بدھ کو قومی بچت بینک سے مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی دارالعلوم کے گھر جاتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو وہ انہیں دفتر وکالت مال ثالث میں پہنچا دیں۔

مکرم محمد صادق صاحب ولد نعمت اللہ صاحب کے شناختی کارڈ کے کور میں کچھ رقم رحمت بازار سے جامعہ احمدیہ جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ دفتر الفضل رابطہ قائم کریں۔

پتہ درکار ہے

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

۱۔ مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب آف سکھر وصیت نمبر ۲۱۶۸۱۔

۲۔ محترمہ بشیرہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد حسن صاحب قوم راجپوت وصیت نمبر ۱۰۹۶۲، سابقہ ایڈریس فلیٹ نمبر ۱۱، جہانگیر فیروز شاہ ڈوبار بلڈنگ جیٹھ مل روڈ کراچی نمبر ۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ بقایا داران اور نادہند مجالس سے گذارش ہے کہ اپنے چندے ۳۰ ستمبر سے قبل دفتر لجنہ مرکزیہ میں جمع کروا دیں۔

تمام لجنات کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ کی وصولی کی شرح میں اضافہ نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے لجنہ کے مجوزہ بجٹ پر اثر ہو رہا ہے۔ ہر لجنہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات ممبری لجنہ و ناصرات، اجتماع لجنہ و ناصرات نیز خدمتِ خلق جلد از جلد بھجوائیں۔ تاکہ ہمارا مجوزہ ٹارگٹ پورا ہو سکے۔

ابھی تک درج ذیل لجنات نادہندہ ہیں یہ خاص طور پر توجہ کریں۔

ضلع فیصل آباد :- تاندلیانوالہ چک ۳۰ ج-ب - چک ۳۶ گ-ب - چک ۴۰ گ-ب - چک ۵۵، ر-ب بوچ - چک ۵۷، ج-ب گھیالہ چک ۶۰، ج-ب شہباز پور - چک ۶۶، ج-ب دھاندرا - چک ۸۴، گ-ب - چک ۱۰۰، ر-ب رڑکا - چک ۱۰۱، ر-ب بکواں - چک ۱۰۴، گ-ب جنڈیالہ - چک ۱۰۷، ر-ب شرقی چک ۱۰۷، ر-ب غربی - چک ۱۰۸، ر-ب پوہڑی والا - چک ۱۰۸، ج-ب تلونڈی - چک ۱۲۶، ر-ب پہاڑنگ - چک ۱۳۲، گ-ب جوگنڈا سنگھ والا - چک ر-ب ۱۳۲، ساہو والہ - چک ۱۳۷، گ-ب - چک ۱۳۹، ر-ب کھمی - چک ۱۹۵، جنڈانوالہ - چک ۲۰۰، گ-ب چک ۲۰۸، گ-ب چک ۲۲۶، گ-ب خانپور - چک ۲۶۶، ر-ب کھڑیانوالہ - چک ۲۶۶، صابو آنہ - چک ۴۷۱، گ-ب چک ۵۲۸، گ-ب چک ۵۶۳، گ-ب شرقی - چک ۵۹۱، گ-ب گنگا پور -

قصور :- بھائی پھیرو، بھلیر -

کوٹلی :- ندیری، بڑالی

کوئٹہ :- شیخ ماندہ - قلات -

گجرات :- بوریانوالی - محمد آنہ، بار موسیٰ - چک ۲۸، دھدرا - ڈھو - دبوعہ - کھوجیاں والی - ملک پور مرزا - مرالہ - نسوانی سوہل -

گوجرانوالہ :- ادھوالی، بھڑی چٹھہ، چیانوالی، کوٹ شاہ عالم کوٹیالہ - کھکھیکی، گوندلانوالہ، منصور والی، نوٹیس کے -

لاڑکانہ :- انور آباد، کھنڈو، گوٹھ جام خاں چانڈیہ، گورگیج -

لیہ :- چک ۳۶۵، ناصر آباد فارم۔

لاہور :- ہانڈو گوجر -

مظفر آباد :- مظفر آباد -

مظفر گڑھ :- بیٹ دریائی - چک ۳/R، ۴۰، بوانہ بنگلہ - چک ۵۱۸، T.D.A

ملتان :- چاہ بھاگو وال چک ۳۴۴، قطب پور -

میانوالی :- مکڑوال -

میرپور :- باغ -

نواب شاہ :- کنڈیارو - گوٹھ شاہ دین -

ہزارہ :- داتہ -

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدا سے ڈرو اور پاک دِلی سے اُسکی پرستش کرو

خبریں

• پشاور ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن میں اسلامی اتحاد کا ریفرنس غیر قانونی قرار دے دیا - یہ ریفرنس آئی جے آئی کے پارلیمانی لیڈر ہمایوں سیف اللہ نے دائر کیا تھا - جسے آئی جے آئی کے ڈیموکریٹک گروپ کے لیڈر ایوب تنولی نے ہائیکورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ پشاور ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ الیکشن کمیشن ریفرنس کی سماعت کا مجاز نہیں۔

• سرحد اسمبلی میں آئی جے آئی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہمایوں سیف اللہ نے کہا ہے کہ آئی جے آئی پشاور ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ کا مکمل فیصلہ آنے کے بعد اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی۔

• صدر غلام اسحٰق خان نے عالمی سطح پر اعلیٰ ٹیکنالوجی پر اجارہ داری ختم کرنے کی ضرورت واضح کی ہے - اور کہا ہے کہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کی بنیاد پر بالادستی قائم کرنے کا رجحان ختم کیا جانا چاہیئے - اور سائنس اور ٹیکنالوجی سے پوری انسانیت کو استفادہ کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ سائنسدانوں کو علاقائی سوچ سے بالاتر ہو کر انسانیت کے لئے کام کرنا چاہیئے -

• سری نگر میں بم کے دھماکوں، فائرنگ اور پولیس اور مظاہرین کے مابین پتھراؤ اور تصادم سے کم از کم ۶۰ افراد شدید زخمی ہو گئے - زخمیوں میں ۲۵ پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔ نوجوانوں نے پاکستان کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے جلوس نکالے - سری نگر اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں تجارتی مراکز اور مارکیٹیں بند رہیں -

• بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پی آئی اے کا فوکر طیارہ جھیل پربونانٹ میں گر کر تباہ ہوا ہے - تبلیغی جماعت کے بعض ارکان نے دھماکے اور جھیل میں کسی شے کے گرنے کی آواز سنی - جھیل میں پٹرول نما سیال اور جیکٹ نما اشیاء تیرتی ہوئی دیکھی گئی ہیں -

• کراچی میں این ایل سی کے ذریعے چینی کی فروخت شروع کر دی گئی ہے اور اس ذریعہ سے اب دس روپیہ فی کلو کے حساب سے چینی صارفین کو مہیا کی جا رہی ہے -

• پانی و بجلی کے وفاقی وزیر فاروق احمد لغاری نے بتایا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران ۱۵۰۰ بے گھروں کو مکان تعمیر کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپے فی کس فراہم کئے جائیں گے - اور ڈی جی خان اور راجن پور میں ۴ ہزار ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

کامل ایمان اُن کا ہے۔
جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

اطلاع

احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد باجوہ صاحب (وفات یافتہ) کے کلینک میں اسی جذبہ کے ساتھ خاکسار ڈاکٹر خواجہ وحید احمد نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے - کلینک اور لیبارٹری احباب کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں

المشتہر: ڈاکٹر خواجہ وحید احمد MBBS

اوقاتِ کار
کلینک: صبح ۸ بجے تا ۱ بجے دوپہر، بعد دوپہر ۵ بجے تا ۸ بجے شب
لیبارٹری: صبح ۸ بجے تا ۸ بجے شب

فرحان کلینک اینڈ سٹینڈرڈ کلینیکل لیبارٹری
گولبازار ربوہ فون کلینک ۳۸۶ رہائش ۳۰۳
ایمرجنسی کے لئے ۲۴ گھنٹے سروس

(رجسٹرڈ)
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد - اٹھرا
سوکھا - گرمی
گیس کا علاج کرنیوالے
حضوری باغ روڈ
نزد پرانی کوتوالی
ملتان
ہر ماہ کی ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک حکیم عبدالحمید اعوان مطب میں حاضر ہوتے ہیں